آیات

فُصِّلَت ۔(حٰمٓ السَّجْدَة)

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ
الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ {53}

ترجمہ : ہم انہیں اپنی نشانیاں کائنات میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اپنے وجود میں بھی، یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ یہی حق ہے کیا تمہارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا گواہ ہے؟

آیت (جمع = آیات) کے معنی علامت ظاہرہ یعنی واضح علامت کے ہیں —سورت کا ہر وہ حصّہ جو لفظی اعتبار سے، معنی، حکم، علامت یا دلیل کے اعتبار سے ایک دوسرے سے الگ ہو آیت کہلاتا ہے، جن کے ذریعے سورت میں بیان آیات شمار کی جاتی ہیں -قرآن مجید میں یہ لفظ بطور اسم تین سو بیاسی (382) مرتبہ آیا ہے -امام راغب اصفہانی نے مفردات قرآن میں لکھا ہے کہ جب کسی شخص کو معلوم ہو کہ فلاں راستے پر فلاں قسم کے نشانات ہیں اور پھر وہ نشان بھی مل جائے تو اسے یقین ہو جائے گا کہ اس نے راستہ پالیا ہے، اس

طرح کسی مصنوع کے علم سے لامحالہ اس کے صانع کا علم ہو جاتا ہے- ان ہی معنی میں قرآن کو آیاتِ ربانی کہتے ہیں-

مفتی محمد شفیع معارف القرآن میں آیت بالا کی تفسیر میں لکھتے ہیں " (آیت) سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ۔ یعنی اپنی قدرت کاملہ اور وحدانیت کی نشانیاں ان لوگوں کو دکھلاتے ہیں آفاق میں بھی اور خود ان کے اپنے تن بدن میں بھی۔ آفاق افق کی جمع ہے، آسمان کے نچلے کنارے کو کہا جاتا ہے۔ مراد آفاق سے اطراف عالم ہیں یعنی سارے عالم کی بڑی چھوٹی مصنوعات و مخلوقات آسمان و زمین اور ان کے درمیانی مخلوقات میں سے ہر چیز کو دیکھو تو وہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے علم و قدرت کے محیط ہونے اور یکتا ہونے کی شہادت دیتی ہیں اور اس سے زیادہ قریب کی چیز خود انسان کی اپنی جان اور جسم ہے۔ اس کے ایک ایک عضو اور اس میں کام کرنے والی باریک اور نازک مشینوں کو دیکھئے کہ ان میں انسان کی راحت و سہولت کے کیسے کیسے انتظام رکھے گئے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ پھر ان نازک مشینوں کو اتنا مضبوط بنایا ہے کہ ستر اسی سال تک وہ گھستی نہیں۔ انسان کے عام جوڑوں میں جو اسپرنگ لگے ہوئے ہیں اگر انسانی صنعت ہوتی تو فولادی اسپرنگ بھی گھس کر ختم ہو جاتے۔ یہاں ہاتھوں کی کھال اور اس پر لکھی ہوئی لکیریں اور خطوط بھی ساری

عمر نہیں گھستے۔ جن میں کوئی ادنٰی عقل و شعور کا آدمی بھی غور کرے تو اس یقین پر مجبور ہو گا کہ اس کی پیدا کرنیوالی اور قائم رکھنے والی کوئی ایسی ذات ہے جس کے علم و قدرت کی کوئی انتہا نہیں اور جس کا مثل کوئی نہیں ہو سکتا۔ "

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے انسان کی دونوں جہاں میں فلاح کے لئے تعلیم و تربیت کا جو نظام قائم کیا ہے اس میں نماز کی مرکزی حیثیت ہے روزانہ پانچ وقت کی فرض نمازوں میں مسلمان سترہ رکعات ادا کرتا ہے، سورت الفاتحہ ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے اور اس طرح نہ صرف اللہ کی ربانیت، اور رحمت کا ذکر کرتے ہیں بلکہ اس بات کا اقرار بھی کیا جاتا ہے کہ ہم صرف اُسی کی عبادت کرتے ہیں اور صرف اُسی سے مدد مانگتے ہیں اور پھر دعا مانگتے ہیں کہ ہمیں سیدھے راستے پر لگا، راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے فضل فرمایا جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔

انتہائی افسوس کے ساتھ اس بات کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ باوجود اتنی اچھی تعلیم و تربیت کے فی زمانہ مسلمانوں کے حالات دن بہ دن خراب سے خراب تر ہوتے جارہے ہیں، سورت فُصِّلَتُ کی آیت بالا کو پھر پڑھیں اور اس بات پر غور کریں کہ اللہ پاک نے آفاق و انفس میں اپنی نشانیاں دکھائی ہیں تو یقیناً یہ توجہ طلب امر ہے کہ اُس

کی راہ پر چلنے والے جنہیں اُس سے ہدایت مانگنے کا سلیقہ بھی سکھایا گیا ہے کیوں بے راہ روی کا شکار ہیں، یہ کیوں کر ہوا کہ اِن نشانیوں سے فائدہ نہیں اٹھا رہے ہیں اور اپنی زندگی کے سفر کو صحیح راہ پر متعین کرنے سے قاصر ہیں۔ نہ زندگی میں فلاح سے ہم کنار ہیں اور نہ آخرت کی فکر کرتے ہیں؟

سورت یوسف کی آیت 105 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ {105}

ترجمہ: اور بہتیری نشانیاں ہیں آسمان اور زمین میں جن پر گزر ہوتا رہتا ہے ان کا اور وہ ان پر دھیان نہیں کرتے۔

بے شک نشانیاں تو ان گنت ہیں، ایک صبح آنکھ کھلنے سے لیکر دوسرے صبح دوبارہ اٹھنے تک تمام روز و شب، اسباب زندگی کی سہولتیں، تسکین قلب و جان کی رونقیں، امید و بیم کی حکمتیں، زندگی کے نشیب و فراز، ناگہانی پریشانیاں، زلزلے، سیلاب، وبائی امراض، ذہنی و جنسی بیماریاں، قدروں کا مٹ جانا اور قوموں کے عروج و زوال کی داستانیں سب نشانیاں ہیں لیکن دھیان دیئے بغیر زندگی گزارنے سے تو صراط المستقیم پہ رہنا ممکن نہیں ہے۔

قرآن مجید کی سورت یونس میں اللہ تعالیٰ نے اس بے

دھیانی کی وجہ بھی بیان فرمایا ہے-

قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ {101}

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ تم غور کرو کہ کیا کیا چیزیں آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کو نشانیاں اور دھمکیاں کچھ فائدہ نہیں پہنچاتیں۔

اللہ سے ڈرنا چاہیے اور دعا کرنا چاہیے اللہ پاک ہمیں ایمان کی طاقت عطا کرے اور غفلت سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی نشانیوں کو پہچان سکیں تاکہ اللہ کی راہ پر چل کر رضائے الٰہی حاصل ہو- (آمین)

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے، بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے)

(آمین)